

## پانی بطور ہتھیار: تاریخی پابندی سے صیہونی عمل تک

پانی، زندگی کے لیے سب سے بنیادی ضرورت، تاریخ بھر میں ہتھیار کے طور پر استعمال ہوتا رہا ہے۔ اسے بھوک، بیماری، نقل مکانی اور شہری آبادیوں کو تباہ کرنے کے لیے استعمال کیا گیا۔ بین الاقوامی قانون، جو صدیوں کی جنگوں اور غوروں کے ذریعے نیار کیا گیا، نے پانی کے ذرائع کو نزہر آؤ د کرنے، تباہ کرنے یا ان تک رسائی سے انکار کرنے کو واضح طور پر منوع قرار دیا ہے۔ تاہم، جدید دور میں، ہم ایک ایسی ریاست - اسرائیل - کو پاتے ہیں جو فلسطینی زینوں پر اپنی نوآبادیاتی اور قبضے کی پالیسیوں میں ان اصولوں کی باہما خلاف ورزی کرتی رہی ہے، تاریخی طور پر اور منظم طریقے سے۔ 1948ء میں جیاتیاتی جنگ سے لے کر مغربی لنارے پر بنیادی ڈھانچے کی تخریب کاری اور غزہ میں محاصرے کی حکمت عملی تک، پانی کو ہتھیار کے طور پر استعمال کرنا صیہونی پالیسی کا ایک مستقل عنصر رہا ہے۔

یہ مضمون پانی کو ہتھیار بنانے کی تاریخ، بین الاقوامی قانون کے تحت اس کی ممانعت، اور اسرائیلی حکمت عملیوں کی براہ راست نزہر دینے سے لے کر ساختہ غلبے تک کی ترقی کا جائزہ لیتا ہے۔ یہ بھی جائزہ لیتا ہے کہ جنگ کے بعد یورپ میں یہودیوں کے ابتدائی انتقامی منصوبوں کی ناکامی نے تشدید کو دوبارہ ہدایت دینے میں کس طرح ایک محرك کا کردار ادا کیا۔ جو پانی کے کنڑوں اور تباہی کے ذریعے فلسطینی زندگی پر طویل اور جاری حملے میں عروج پر پہنچا۔

### پانی کو ہتھیار بنانا: ایک تاریخی جائزہ

پانی کے ذرائع کو جان بوجھ کر نزہر آؤ د کرنا طویل عرصے سے ایک گھناؤنی جنگی عمل کے طور پر مذمت کی جاتی رہی ہے۔ قدیم اور قرون وسطی کے مثالوں کی بہتات ہے، محاصرہ کرنے والی فوجوں سے جو کنوں کو لاشوں سے آلوہ کرتی تھیں، سے لے کر قدرتی نزہروں کے استعمال تک۔ جیسے جیسے جنگی قوانین تیار ہوئے، ایسی حرکتیں قانونی اور اخلاقی طور پر ناقابل قبول ہو گئیں۔

- ہیگ کنوشن (1907ء) IV زہریا زہریلے ہتھیاروں کے استعمال پر پابندی لگاتا ہے (آرٹیکل 23(a))۔
- جنیوا پر ٹوکول (1925ء) کیمیائی اور جیاتیاتی ہتھیاروں، بشمول پانی میں، پر پابندی لگاتا ہے۔
- جیاتیاتی ہتھیاروں کا کنوشن (1972ء) اور کیمیائی ہتھیاروں کا کنوشن (1993ء) ان پابندیوں کی دوبارہ تصدیق کرتے ہیں۔

- آئی سی سی کاروم سٹیٹ (1998) زہر آود پانی کے استعمال کو آرٹیکل 8(2)(b)(xvii) کے تحت جنگی جرم قرار دیتا ہے۔

یسوسیں صدی تک، ایسی حرکتیں عالمی رواجی قانون بن چکی تھیں، جو تمام ممالک اور اداکاروں کے لیے پابند تھیں۔ تاہم، فلسطین میں صیہونی ریاست کے قیام کے دوران ان اصولوں کی تیزی سے خلاف ورزی کی گئی۔

## آپریشن "اپنا روٹی پھینکو" اور صیہونی پانی کی زہر آودگی (1948)

1948ء میں، نکبہ کے دوران (750,000 فلسطینیوں کی زبردستی نقل مکانی)، اسرائیلی ملیشیا اور سانشی یونٹوں نے فلسطینی شہریوں کے خلاف جان بوجھ کر جیاتی جنگ کے آپریشنز انعام دیے۔ اس کی سب سے واضح مثال پانی کی فراہمی کو ٹائیفائیڈ بیکٹیریا سے آؤدہ کرنا تھی:

- عکہ (متی 1948): صیہونی افواج نے میونسپل واٹر سپلائی کو ٹائیفائیڈ سے آؤدہ کیا، جس سے بڑے ہمایاں پر بیماریاں پھیل گئیں۔ ریڈ کراس نے مداخلت کی۔ یہ صیہونی افواج کی طرف سے بیکٹیریو لو جیکل ہتھیاروں کا پہلا معلوم استعمال تھا اور اسے ہگانہ کے یونٹ 131 نے مروٹ کیا۔
- غزہ (جون 1948): اسی طرح کا ایک منصوبہ مصری حکام نے ناکام بنا دیا۔ جیاتیاتی ایجنٹس لے جانے والے صیہونی ایجنٹس کو تعیناتی سے پہلے گرفتار کر لیا گیا۔
- بدّو، بیت سوریک اور عین کریم جسیے دیہات نے اپنے کنوؤں یا ذخائر کو آؤدہ یا تباہ ہوتے دیکھا، جس سے بیماری اور نقل مکانی ہوئی۔
- عین الزیتون اور گلیل کے متعدد دیہات کے کنوؤں کو مستقل طور پر سبوتاڑ کیا گیا، اکثر قتل عام یا بڑے ہمایاں پر جلاوطنی کے ساتھ۔

ان آپریشنز نے ہیگ ریگولیشنز کے متعدد دفعات کی خلاف ورزی کی، جو اس وقت نافذ تھے، اور پلان والیت کے نظریے کے اندر فٹ بیٹھتے تھے۔ آبادی کو کم کرنے اور روک تھام کے لیے ایک وسیع تر حکمت عملی۔

جرائم کو زہر دینے سے فلسطین کو زہر دینے تک: ہدف کی تبدیلی، استثنی کی بیدائلش

1945 میں، ناکام گروپ - ہولوکاست سے بچ جانے والوں کا ایک نیٹ ورک جو انتقام کے لیے پر عزم تھا۔ نور مبرگ اور میوخ جسے جرمن شہروں میں واٹر سپلائی کو زہر دینے کی منصوبہ بندی کی۔ انہوں نے میوسپل واٹر سسٹمز میں گھسپے ٹھکی اور رسائی کے نقشے حاصل کیے، ارسنیک کے ذریعے لاکھوں کو ہلاک کرنے کا ارادہ رکھتے تھے۔ لیکن یہ منصوبہ ناکام ہو گیا جب برطانوی حکام نے ان کے رہنماؤ پکڑ لیا اور زہر کو سمندر میں پھینک دیا گیا۔

جرمنوں تک نہ پہنچنے یا انہیں سزا دینے کے قابل نہ ہونے کی وجہ سے۔ جو جغرافیائی طور پر دور اور سیاسی طور پر محفوظ تھے۔ گروپ کا غصہ ختم نہیں ہوا۔ یہ دوبارہ ہدایت کی گئی۔ ایک زیادہ قابل رسائی اور غیر محفوظ ہدف قریب ہی تھا: فلسطینی عوام۔ یہ وہی لوگ تھے جنہوں نے ہولوکاست کے دوران اور اس سے پہلے کے سالوں میں، کئی معاملات میں یہودیوں کو پناہ دی تھی جب کوئی مغربی ریاست۔ بشمول امریکہ اور برطانیہ۔ انہیں قبول نہیں کرتی تھی، جیسا کہ ایوین کانفرنس 1938 میں دکھایا گیا۔

صرف تین سال بعد، صیہونی افواج نے فلسطینی کنوؤں کو زہر دیا۔ ہولوکاست کے بدلتے کے طور پر نہیں، بلکہ نوآبادیات اور نقل مکانی کے ایک آئے کے طور پر۔ اسے جواز پیش کرنے کے لیے، انہوں نے ایک جھوٹ بنایا: کہ فلسطینی، جرمن نہیں، ہولوکاست کے ذمہ دار تھے۔

اس جھوٹ کا سب سے زیادہ دہرایا جانے والا ورثن دعویٰ کرتا ہے کہ یروشلم کے گرینڈ مفتی، حاج امین الحسینی نے ہٹلر کے ساتھ ہولوکاست کو "اکسایا" یا مشترک طور پر منصوبہ بنایا۔ یہ دعویٰ تاریخی ٹائم لائن کی جانب پڑتا ہے لیکن اسرائیلی پروپیگنڈے کا ایک اہم ستون رہتا ہے۔ آج بھی، حسپارہ اکاؤنٹس اور اسرائیلی سیاستدان اس تحریف کو دہراتے ہیں، فلسطین کے حامیوں کو "اسلامو-نازی" یا "پالینازی" کہتے ہیں۔ ایک بیانیہ الٹ پلٹ جو جرمن جرم کو مٹانے اور فلسطینیوں کے خلاف صیہونی تشدد کو جواز دینے کے لیے بنایا گیا ہے۔

## جدید حکمت عملی: آباد کاروں کا تشدد اور ساختہ کنٹرول

اگرچہ جیاتیاتی حملے بند ہو گئے ہیں، پانی کی ہتھیار سازی زیادہ چپکے سے جاری ہے۔ خاص طور پر مغربی کنارے پر، جہاں اسرائیلی قبضے کے نظام نے ساختہ محرومی کا ایک پیچیدہ نظام بنایا ہے:

- آباد کاروں کی تحریک کاری: آباد کار با قاعدگی سے مشترکہ حوضوں میں نہاتے ہیں، آپاشی کے پانپوں کو توڑتے ہیں، چھتوں پر پانی کے ٹینکوں پر گولیاں چلاتے ہیں، اور چشمتوں تک رسائی کو روکتے ہیں۔

- جولائی 2025 میں، آباد کاروں نے 30 سے زائد فلسطینی دیہات کے لیے مختص پانی کو قریبی بستی میں نجی سوتمنگ پول بھرنے کے لیے موڑ دیا۔

- حوضوں کی تخریب کاری میں کنوؤں کو پتھروں، کنکریٹ یا کوڑے سے بھرنا شامل ہے، جس سے وہ ناکارہ ہو جاتے ہیں۔

یہ آباد کاروں کا تشدد ریاستی پالیسیوں کے ذریعے ممکن بنایا جاتا ہے، خاص طور پر وہ جو فوجی حکم 158 (1967) میں جائز ہوئی ہیں، جو فلسطینیوں کو نئی واڑ تنصیبات، بشمول بارش کے پانی کی جمع آوری، کے لیے اجازت نامے حاصل کرنے کی ضرورت رکھتا ہے۔ اجازت نامے تقریباً کبھی نہیں دیے جاتے۔

## میکوروٹ رژیم: ادارہ جاتی اپارٹھائیڈ

اسرائیل کی قومی واڑ کمپنی، میکوروٹ، ایک ایسی نظام کی نگرانی کرتی ہے جس میں:

- نکالے گئے پانی کا 52% اسرائیل کو جاتا ہے۔
- 32% غیر قانونی بستیوں کو جاتا ہے۔
- صرف 16% فلسطینیوں کے لیے باقی رہتا ہے، جو لاکھوں میں ہیں۔

اسی دوران، مغربی کنارے کے فلسطینیوں کو فی دن صرف 20-50 لیٹر پانی ملتا ہے، جو عالمی ادارہ صحت کے کم از کم 100 لیٹر سے بہت کم ہے۔ بستیاں آپاشی والی کھیتوں اور سوتمنگ پولز سے لطف اندوز ہوتی ہیں۔ یہ قلت نہیں ہے۔ یہ برتری ہے۔

علاقوں میں، اسرائیل کی طرف سے پہاڑی ایکو یافر سے زیادہ نکاسی نے فلسطینی کنوؤں کو خشک یا نمکین کر دیا ہے۔ بارداں اور ال۔ اوجا جیسے مقامات پر زراعت گر رہی ہے۔ زمین خود مر رہی ہے۔ یہ ماحولیاتی قتل ہے۔

## آسمان کی جرم سازی: بارش کا پانی بطور اسمگلنگ

پہاں تک کہ آسمان بھی آزاد نہیں ہے۔ فوجی حکم 158 کے تحت، بارش کے پانی کی جمع آوری کو جرم قرار دیا گیا ہے۔ بغیر اجازت کے بناءً گئے حوض:

- اسرائیلی فورسز کے ذریعے مسمماً کیے جاتے ہیں۔

- "غیرقانونی ڈھانچے" کے طور پر ضبط کیے جاتے ہیں۔
- واٹر کٹ آف کے ذریعے سزادی جاتی ہے (مثال کے طور پر، 2017 میں ایک گاؤں نے پانچ دن تک اپنی پوری واٹر سپلائی کھو دی)۔

یہ طریقہ کارچو تھے جنیوا کنو نشن، ہیگ ریگولیشن (1907)، اور ICESCR کے تحت انسانی حق پانی کی خلاف ورزی کرتے ہیں۔ اسرائیلی فلسطینیوں سے کم از کم چار گناہ زیادہ پانی استعمال کرتے ہیں۔

## غزہ: ماحولیاتی اور حیاتیاتی جنگ کے طور پر محاصرہ

غزہ میں، پانی نہ صرف ایک شے بن گیا ہے۔ بلکہ محاصرے کا ہتھیار ہے۔ 2007 سے، اسرائیل نے اہم ڈھانچے کو روکا یا بمبماری لی:

- ڈیسیلینیشن پلانٹس تباہ کیے گئے۔
- سیورج ٹریمنٹ کی سہولیات کو نشانہ بنایا گیا۔
- واٹر پمپس کے لیے اینڈھن سے انکار کیا گیا۔

2025 تک:

- غزہ کے پانی کا 97% سے زیادہ ناقابل پینے ہے۔
- بچے والی پانی سے بیدا ہونے والی بیماریوں سے متاثر ہیں۔
- 2 مارچ 2025 سے، غزہ آتی پی سی فیز 5 قحط میں داخل ہو گیا، جہاں کمزور مدافعی نظام حتی کہ انٹرائٹس کے ہلکے کیسز کو بھی ممکنہ طور پر جان لیو بنا دیتے ہیں۔

جب کمزور فلسطینی بچوں کی تصاویر آن لائن گردش کرتی ہیں، اسرائیلی حسbarah اکاؤنٹس انہیں "جینیاتی بیماریوں" کے شکار کے طور پر مسترد کرتے ہیں۔ یہی دعویٰ ایک بار نازیوں نے این فرینک جیسے متاثرین کے بارے میں کیا تھا، جو کیس چیمبر میں نہیں مرا، بلکہ بر گن بیلنzen میں پانی سے بیدا ہونے والی بیماری ٹائیفس سے مرًا یہ گونج خوفناک ہے۔

## نتیجہ: پانی کو زہر دینا، یادداشت کو زہر دینا

پانی ہمیشہ سے ایک ہتھیار رہا ہے۔ لیکن صیہونی منصوبے میں، یہ ایک نظریہ بن گیا ہے۔ ایک ہٹانے، سزا دینے اور غلبے کا ذریعہ۔ 1948 سے آج تک، کنوئیں نہر آکو کیے گئے، ایکو یہ فلسطینیوں پر الزام لگایا جاتا ہے۔ نہ صرف مزاحمت کرنے کے لیے، بلکہ دوسروں کے جرائم کے لیے بھی۔ وہ قوم جو ہولوکاست سے یہودی پناہ گزینوں کو بچانے میں مددی، اس کی قربانی کا بکرا بن گئی۔ اس لیے نہیں کہ انہوں نے کیا کیا، بلکہ اس لیے کہ وہ قریب تھے۔

پانی کو ہتھیار بنا خود زندگی کے خلاف جنگ چھیڑنا ہے۔ اور نسل کشی کی ذمہ داری کو اس کے پچ جانے والوں کے متاثرین پر منتقل کرنا سچ کو زہر دینا ہے۔ اگر امن ہونا ہے تو پہلے انصاف ہونا چاہیے۔ اور انصاف اس سے شروع ہوتا ہے کہ ہتھیار کو بے نقاب کیا جائے، جرم کا نام لیا جائے، اور پانی۔ دونوں جسمانی اور اخلاقی۔ کو ان سے واپس کیا جائے جن سے یہ چوری کیا تھا۔